

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب ''فیضانِ رمضان'' سے لئے گئے مواد کی تیسری قسط)

اَلوداع ماہِ رَمَضان



 اَلوداعِ ماہِ رمضان پڑھنا جائز ہے 01

 آمدِ رمضان پر مبارک باد دینا سنّت سے ثابت ہے 03

 دل غمِ رمضان میں ڈوبنے لگتا ہے 04

 کیا مری زندگی کا بھروسہ 06

 ماہِ رمضان کی جدائی میں کیوں نہ رویا جائے! 07

 اَلوداعِ ماہِ رمضان کا شرعی ثبوت کیا ہے؟ 12

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رَضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْوداع ماہِ رَمَضان

دُرُود شریف کی فضیلت

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: ''جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحْمتیں بھیجتا ہے۔'' (مُسلِم ص۲۱۶ حدیث۴۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''اَلْوداع ماہِ رَمَضان'' پڑھنا جائز ہے

''اَلْوداع ماہِ رَمَضان'' کے ایسے اَشعار جن میں کوئی شَرْعی خرابی نہ ہو اُن کا پڑھنا سننا مُباح و جائز ہے، البتّہ اس میں ثواب حاصل کرنے کیلئے اچھّی نیّت ضَروری ہے اور جس قَدر اچھّی نیّتیں زیادہ ہوں گی اُسی قَدر ثواب بھی زیادہ ملے گا۔

رَمَضانُ المُبارَک کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے ''اَلْوداع ماہِ رَمَضان'' کے مُتعلِّق 12 نیّتیں

﴿۱﴾ ''اَلْوداع ماہِ رَمَضان'' پڑھنے سننے کے ذَرِیعے وَعْظ و نصیحت حاصِل کروں گا ﴿۲﴾ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت، ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی اُلفت دل میں بڑھاؤں گا ﴿۳﴾ نیکیوں میں رغبت



حاصِل کروں گا ﴿٤﴾ گناہوں سے بچنے کا ذِہن بناؤں گا۔ (یہ نیّتیں اُسی صورت میں دُرُست ہوں گی جبکہ پڑھا جانے والا کلام شریعت کے مُطابِق ہو اور اُس میں وَعظ و نصیحت وغیرہ شامل بھی ہو) ﴿٥﴾ رَمضانُ المبارَك کی آخری گھڑی تک بارگاہِ الٰہی میں اپنی مَغفِرت کیلئے وقتاً فوقتاً گریہ وزاری کی کوشش کرتا رہوں گا۔ (آہ! آہ! آہ! ایک فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں یہ بھی ہے: "محروم ہے وہ شخص جس نے رَمضان کو پایا اور اس کی مَغفِرت نہ ہوئی کہ جب اس کی رَمضان میں مَغفِرت نہ ہوئی تو پھر کب ہوگی!" (مُعجم اَوسط ج ٥ ص ٣٦٦ حدیث ٧٦٢٧))

واسِطہ رَمضان کا یارب! ہمیں تو بخش دے

نیکیوں کا اپنے پلّے کچھ نہیں سامان ہے (وسائلِ بخشش ص ٧٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٦﴾ اس نیّت سے "اَلْوَداع ماہِ رَمضان" کے اجتماع میں شرکت کروں گا کہ نیکیوں کا جذبہ باقی رہے بلکہ مزید بڑھے۔ (کیونکہ ماہِ رَمضانُ المُبارَك میں نیک لوگوں کے اندر نیکیوں کا جذبہ بڑھ جاتا ہے) ﴿٧﴾ بہت سے لوگ خوفِ خدا کے سبب گناہوں سے رُک جاتے ہیں مگر افسوس! رَمضان شریف جوں ہی رُخصت ہوتا ہے بے عملی ایک بار پھر بڑھ جاتی ہے اور نمازیوں کی تعداد میں بھی کمی آجاتی ہے، آہ! مسجِدیں خالی خالی نظر آتی ہیں، ان تصوُّرات کے ساتھ نہ صِرف خود بھی بے عملی سے بچنے کی نیّت سے بلکہ دوسروں کے متعلِّق دل میں کُڑھن (یعنی دُکھ) رکھ کر سوز و رِقّت کے ساتھ ماہِ رَمضان کو اَلْوَداع کر کے اپنا خوفِ خدا بڑھاؤں گا ﴿٨﴾ آیندہ سال ماہِ رَمضان نصیب ہونے کی آرزو اور اُس میں خوب خوب نیکیاں کرنے کی نیّت شامل رکھ کر رو رو کر اِس سال کے ماہِ رَمضان کو اَلْوَداع کروں گا ﴿٩﴾ تَشَبُّہ بِالصّٰلِحِین (یعنی نیک لوگوں سے مُشابَہت) اختیار کروں گا کہ سَلَف صالحین (یعنی گزشتہ زمانے کے بُزرگانِ دین) رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین رَمضانُ المبارَك کی جُدائی پر غمگین ہوتے تھے ﴿١٠﴾ خائفین (یعنی خوفِ خدا رکھنے والوں) کے اجتماع کی بَرَکات حاصِل کروں گا (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

اس طرح کے رُوح پرور اجتماعات دعوتِ اسلامی میں دیکھے جاسکتے ہیں) ﴿۱۱﴾ اَشعار کی صورت میں مانگی جانے والی دُعاؤں میں شرکت کروں گا کہ اَلْوداع کے بعض اشعار، اِصلاحِ اعمال، خاتمہ بِالْخیر اور مَغْفِرت وغیرہ کی دُعا پر مشتمل ہوتے ہیں ﴿۱۲﴾ اللہ و رسول اور نیک اعمال کی مَحبّت میں رونے کی کوشش کروں گا کہ اَلْوداع پڑھنے سننے والوں کو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک کی مَحبّت میں عُموماً رونے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ جو عِلمِ نیّت رکھتا ہے وہ مزید نیّتیں بڑھا سکتا ہے۔

ہائے عطّارِ بدکار کاہل رہ گیا یہ عبادت سے غافل
اِس سے خوش ہو کے ہونا روانہ اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمَضاں (وسائلِ بخشش ص ۶۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آمدِ رَمضان پر مُبارک باد دینا سُنّت سے ثابت ہے

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان حدیثِ پاک کے اِس حصّے: اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ یعنی ''رَمضان کا مہینا آگیا ہے جو کہ نہایت ہی بابَرَکت ہے'' کے تَحت ''مِراٰۃ'' جلد 3 صَفْحَہ 137 پر فرماتے ہیں: بَرَکت کے معنٰی ہیں بیٹھ جانا، جم جانا۔ اِسی لیے اُونٹ کے طویلے کو مُبارَکُ الْاِبِل کہا جاتا ہے کہ وہاں اُونٹ بیٹھتے بندھتے ہیں۔ اب وہ زیادتیِ خیر (یعنی بھلائی کا بڑھنا) جو آکر نہ جائے بَرَکت کہلاتی ہے، چونکہ ماہِ رَمضان میں حِسّی (یعنی محسوس کی جاسکنے والی) بَرَکتیں بھی ہیں اور غَیبی بَرکتیں بھی، اِس لیے اس مہینے کا نام ''ماہِ مُبارَک'' بھی ہے۔ رَمضان میں قُدرَتی طور پر مومنوں کے رِزْق میں بَرَکت ہوتی ہے اور ہر نیکی کا ثواب 70 گُنا یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک کی آمد (یعنی آنے) پر خوش ہونا، ایک دوسرے کو مُبارَک باد دینا سُنَّت (سے ثابت) ہے اور جس کی آمد (یعنی آنے) پر خوشی ہونی چاہیے اُس کے جانے پر غم بھی ہونا چاہیے،

دیکھو! نِکاح خَتْم ہونے پر عورت کو شَرعاً غم لازِم ہے، اسی لیے اکثر مسلمان **جُمُعَةُ الْوَداع** کو مغموم اور چشم پُرنَم (یعنی غمگین ہوتے اور رورہے) ہوتے ہیں اور خُطَبا (یعنی خطیب صاحبان) اس دن میں کچھ وَداعیہ کلمات (اَلْوَداع ماہِ رَمَضان سے متعلق کچھ جُملے) کہتے ہیں تاکہ مسلمان باقی (بچی ہوئی) گھڑیوں کو غنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں۔ (مرأۃ المناجیح ج۳ ص۱۳۷)

کوہِ غم عاشقوں پر پڑا ہے   ہر کوئی خون اب رو رہا ہے

کہہ رہا ہے یہ ہر غم کا مارا   اَلْوَداع اَلْوَداع آہ! رَمَضاں (وسائلِ بخشش ص۶۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دلِ غمِ رمضان میں ڈوبنے لگتا ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک کی عظمتوں سے کون واقِف نہیں! اِس کے تشریف لانے پر مسلمانوں کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی، زندَگی کا انداز ہی تبدیل ہو جاتا ہے، مسجِدیں آباد ہو جاتیں اور عبادت وتلاوت کی لذت بڑھ جاتی ہے، نیز سَحَر و اِفْطار کی بھی اپنی اپنی کیا خوب بہاریں ہوتی ہیں! یہ ماہِ مُبارَک خوب خوب بارِشِ رَحمت برساتا، مَغْفِرت کی بِشارت سناتا اور گُنہگاروں کو جہنَّم سے آزادی دِلاتا ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں دنیا کی لاتعداد مساجِد کے اندر بے شمار عاشِقانِ رسول پورے ماہِ رَمَضان شریف کا نیز ہزاروں ہزار عاشِقانِ رسول آخری عَشَرے کا **اِعْتِکاف** کرتے ہیں، اِعْتِکاف میں ان کی سنّتوں بھری تربیّت کی جاتی ہے، انہیں نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت دلائی جاتی ہے، خوفِ خدا عَزَّ وَجَلَّ اور عشقِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے خوب جام پینے کو ملتے ہیں۔ بَہَر حال کیا مُعْتَکِف اور کیا غیر مُعْتَکِف، سبھی ماہِ رَمَضان کی بَرَکتیں لوٹتے ہیں۔ ماہِ رَمَضان سے مَحَبَّت کے اِظہار کا ہر ایک کا اپنا انداز ہوتا ہے، رُخصت کے ایّام قریب آنے پر بِالْخُصُوص مُعْتَکِفین **عاشِقانِ رَمَضان کا دل غمِ رَمَضان میں ڈوبنے لگتا ہے!**

قلبِ عاشق ہے اب پارہ پارہ اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمضاں
کُلفت ہِجر و فُرقت نے مارا اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمضاں (وسائلِ بخشش ص۶۵۱)

الفاظ ومعانی: پارہ پارہ: ٹکڑے ٹکڑے۔ کُلفت: رَنج، تکلیف۔ ہِجر و فرقت: جُدائی۔

دل کو یہ غم کھائے جاتا ہے کہ آہ! محترم ماہ عنقریب ہم سے وَداع (یعنی رخصت) ہونے والا ہے! افسوس! مسجِد کے اِس پُر کیف و رُوح پَرْوَر مَدَنی ماحول سے نکل کر ایک بار پھر ہم دُنیا کی جھنجھٹوں میں پھنسنے والے ہیں، آہ! اب جلد ہی ہمیں غفلت بھرے بازاروں میں دوبارہ جانا پڑ جائے گا، ہائے! ہم جلد بہت جلد اِعتِکاف کی بَرَکتوں اور رَمَضانُ الْمبارَک کی رَحْمتوں بھری فضاؤں سے جُدا ہو جائیں گے! اِس طرح کی سوچوں کے سبب عاشِقانِ رَمضان کے دل غمِ رَمضان سے بھر جاتے ہیں! ؎

تیرے آنے سے دل خوش ہوا تھا اور ذَوقِ عبادت بڑھا تھا
آہ! اب دل پہ ہے غم کا غلبہ اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمضاں (وسائلِ بخشش ص۶۵۱)

آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں

غفلت میں گزارے ہوئے ایّامِ رَمضان کا خوب صدمہ ہوتا ہے، اپنی عبادتوں کی سُستیاں یاد آتی ہیں، دل پر ایک خوف سا چھا جاتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو ہماری کوتاہیوں کے سبب ہمارا پیارا پیارا ربّ عَزَّوَجَلَّ ہم سے ناراض ہو گیا ہو! اللہ تعالٰی کی بے پایاں رحمتوں پر نِگاہ بھی لگی ہوتی ہے، خوف و رَجا یعنی ڈر اور اُمّید کی ملی جُلی کیفیّات ہوتی ہیں، کبھی رَحْمتوں کی اُمّید پر دل کی مُرجھائی ہوئی کلی کِھل اُٹھتی اور رُخ پر بَشّاشت (یعنی چہرے پر تازگی) کے آثار نُمایاں ہو جاتے ہیں تو کبھی خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا غلبہ ہوتا ہے تو دل غم میں ڈوب جاتا، چہرے پر اُداسی چھا جاتی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ ؎

کچھ نہ حُسنِ عمل کر سکا ہوں نذر چند اشک میں کر رہا ہوں
بس یہی ہے مرا کُل اَثاثہ اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمضاں (وسائلِ بخشش ص۶۵۳)

الفاظ ومعانی: حُسنِ عمل: نیکیاں۔ اَثاثہ: سرمایہ۔

کیا مری زندگی کا بھروسا!

عاشقانِ رَمضان کو یہ احساس بِالْخُصوص تڑپا کر رکھ دیتا ہے کہ رَمَضانُ الْمبارَک نے اگرچِہ آیندہ سال پھر ضَرور تشریف لانا ہے مگر نہ جانے ہم زندہ رہیں گے یا نہیں! ؎

جب گزر جائیں گے ماہ گیارہ   تیری آمد کا پھر شور ہوگا
کیا مری زندگی کا بھروسا   اَلْوداع اَلْوداع آہ! رَمضاں (وسائلِ بخشش ص ۶۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلے کے لوگوں کی دُعا میں سارا سال یادِ رَمضان ہوتی!

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: پہلے کے لوگ رَمَضانُ الْمبارَک سے قبل چھ مہینے رَمَضان شریف کو پانے کی اور رَمَضانُ الْمبارَک کے بعد چھ مہینے عباداتِ رَمَضان کی قبولِیَّت کی دعا کیا کرتے تھے۔ (لطائف المعارف لابن رجب ص۲۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عید کی چاند رات عاشقانِ رَمضان کے جذبات

رَمَضانُ الْمبارَک کے آخِری دنوں یا لمحوں میں ماہِ رَمَضان سے مَحَبَّت کی وجہ سے کوئی عاشِقِ رَمَضان رنجیدہ ہو جائے، غمِ رَمضان میں روئے، ماہِ رَمَضان غفلت میں گزار دینے کے صدمے سے آنسو بہائے تو یہ بھی ایک نہایت عمدہ عمل ہے اور اچھّی نیّت پر یقیناً وہ ثواب کا حقدار ہے۔ بے شک رَمَضانُ الْمبارَک میں بے شُمار گنہگار بخشے جاتے ہیں مگر ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں کیا فیصلہ ہوا! یقیناً جو غافِل مسلمان ماہِ رَمَضان میں مَغْفِرت سے محروم ہوا وہ بَہُت زیادہ محروم ہوا جیسا کہ ایک فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں یہ بھی ہے: رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْهِ

رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ۔ یعنی "اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس پر رَمضان آئے پھر اُس کی بَخشش سے پہلے ہی گزر جائے۔" (ترمذی ج۵ ص۳۲۰ حدیث۳۵۵۶)

میں ہائے! جی چُراتا ہی رہا رب کی عبادت سے — گزارا غفلتوں میں سارا رمضاں یارسولَ اللّٰہ!

میں سوتا رہ گیا غفلت کی چادر تان کر افسوس! — خدارا! میری بخشش کا ہو ساماں یارسولَ اللّٰہ! (وسائلِ بخشش ص۶۷۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ رَمضان کی ترغیب

آج (یعنی تادمِ تحریر) سے تقریباً 625 سال پہلے گزرے ہوئے قاہِرہ (مِصر) کے صُوفی بُزُرگ اور مکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا کے مُقیم، مُبلِّغِ اسلام، سیِّدُنا شیخ شُعَیب حَرِیْفِیش (حَ ری ۔فِیش) رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ (سالِ وفات: 810 ہجری) فرماتے ہیں: اے لوگو! تم ماہِ رَمضان کی جُدائی میں غمگین ہو جاؤ! کیونکہ یہ ایسا موسم ہے جس میں تم بارِشِ رَحمت اور دُعاؤں کی قَبولیّت کی سعادت پاتے ہو۔ (الروض الفائق ص۴۰ مُلَخَّصاً)

جاں فِدا تجھ پہ نانائے حَسَنَین! — قلب ہے غمزدہ اور بے چین

دل پہ صدمہ بڑھتا جا رہا ہے — ہائے! تڑپا کے رَمضاں چلا ہے (وسائلِ بخشش ص۶۸۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماہِ رَمضان کی جُدائی میں کیوں نہ رویا جائے!

سیِّدُنا شیخ شُعَیب حَرِیْفِیش رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میرے بھائیو! ماہِ رَمضان کے روزوں اور راتوں کے قِیام (یعنی راتوں کی عبادت) میں کیوں رغبت نہ کی جائے! اُس مُبارک مہینے پر کیوں حسرت نہ کی جائے جس میں بندے کے تمام گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں اور اُس بابَرَکت مہینے کی جُدائی پر کیوں نہ رویا جائے جس کے تشریف لے جانے سے

خوب نیکیاں کمانے کا موقع بھی جاتا رہتا ہے۔ (اَلرَّوضُ الفائق ص ٤١)

خوب روتا ہے تڑپتا ہے غمِ رَمضان میں
جو مسلماں قدر دان و عاشقِ رَمضان ہے (وسائلِ بخشش ص٧٠٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جُمُعَۃُ الْوَداع کے بیان میں جان دیدی (حکایت)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 649 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''حِکایتیں اور نصیحتیں'' صَفْحہ 96 تا 97 پر دی ہوئی حِکایت قدرے تصرُّف کے ساتھ بیان کی جاتی ہے: ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں ماہِ رَمَضان کے جُمُعَۃُ الْوَداع کے روز حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عَمّار علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الغفّار کی مَحفِل میں حاضِر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ رَمَضان شریف کے روزوں کی فضیلت، راتوں کی عبادت اور مُخلِصین یعنی خُلوص کے ساتھ عبادت کرنے والوں کے لئے جو اَجْر تیار کیا گیا ہے اُس کے مُتعلِّق بیان فرما رہے تھے اور یوں لگ رہا تھا گویا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے بیان کے اثر سے ٹھوس پتّھروں سے آگ ظاہِر ہو رہی ہے۔ بِلاشُبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! (ایسا ہو سکتا ہے) کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُؕ (پ١، البقرہ:٧٤)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور پتّھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں۔

لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی مَحفِل میں نہ کسی نے حَرَکت کی، نہ ہی کسی نے اپنے گناہوں پر نَدامت کا اِظہار کیا، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مَحفِل کی یہ حالت مُلاحَظہ کی تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا اپنے عُیُوب (یعنی عیبوں) سے آگاہ ہو کر کوئی رونے والا نہیں؟ کیا یہ توبہ واِستِغفار کا مہینا نہیں؟ کیا یہ عَفْو و مَغْفِرت (یعنی مُعافی ملنے اور بخشے جانے) کا مہینا

نہیں؟ کیا اس ماہِ مُبارَک میں جنّت کے دروازے نہیں کھولے جاتے؟ کیا اس میں جہنَّم کے دروازے بند نہیں کئے جاتے؟ کیا اِس میں شیاطین کو قید نہیں کیا جاتا؟ کیا اِس ماہِ صِیام (یعنی روزوں کے مہینے) میں اِنْعام واِکْرام کی بارِشیں نہیں ہوتیں؟ کیا اس بابَرَکت ماہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ تَجَلّی نہیں فرماتا؟ کیا اس ماہِ مبارک میں ہر رات بوَقتِ اِفْطار دس لاکھ گنہگار جہنَّم سے آزاد نہیں کئے جاتے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اس ثوابِ عظیم سے خود کو مَحروم رکھتے اور لباسِ مخالَفت میں اِتراتے ہو (مطلب یہ کہ عمل نہیں کرتے اور گناہوں میں مَصروف رہتے ہو)۔ ارشادِ ربّانی ہے:

اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں

(پ۲۷، الطور: ۱۵) سوجھتا نہیں۔

(اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا:) سب خُدائے غَفّار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں حاضِر ہو کر توبہ واِسْتِغْفار کرو! تو تمام حاضِرین بُلند آواز سے گریہ وزاری کرنے اور رونے دھونے لگے، اِتنے میں ایک نوجوان روتا ہوا کھڑا ہو گیا اور عرض کرنے لگا: ''یاسیِّدی! (یعنی اے میرے آقا!) ارشاد فرمائیے کیا میرے روزے مقبول ہیں؟ کیا میرا (رَمضان کی) راتوں کا قِیام (یعنی راتوں میں عبادت کرنا) قبولیّت پانے والے عبادت گزاروں کے ساتھ لکھا جائے گا؟ حالانکہ مجھ سے بہت سارے گناہ سرزد ہوئے ہیں، میں نے تو اپنی تمام عُمر نافرمانیوں میں برباد کر دی ہے، آہ! میں عذاب کے دن سے غافِل رہا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرو، کیونکہ اُس نے قراٰنِ کریم میں ارشاد فرمایا ہے:

وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ ترجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک میں بہت بخشنے

(پ۱۶، طٰہٰ: ۸۲) والا ہوں اُسے جس نے توبہ کی۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے قاری کو یہ آیتِ مُبارَکہ پڑھنے کا حکم فرمایا:

وَهُوَ الَّذِىۡ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَيَعۡفُوۡا عَنِ السَّيِّاٰتِ ترجمۂ کنز الایمان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔ (پ۲۵، الشُّورٰی:۲۵)

اُس نوجوان نے سن کر ایک زوردار چیخ ماری اور کہا: ''میری خوش نصیبی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اِحسان مجھ تک پہنچتا رہا لیکن اِس کے باوُجُود میں نافرمانیوں میں اضافہ کرتا رہا اور غَلَط راستے سے نہ لوٹا۔ کیا گزرے ہوئے وقْت کی جگہ کوئی اور وقت ہوگا کہ جس میں اللہ تعالٰی درگزر فرمائے گا؟'' پھر اُس نے دوبارہ چیخ ماری اور اپنی جان جانِ آفریں کے سپُرد کردی۔ (یعنی وفات پاگیا) یہ حِکایت نَقْل کرنے کے بعد صاحبِ کتاب فرماتے ہیں:

میرے بھائیو! ماہِ رَمَضان کے فِراق (یعنی جُدائی) پر کیوں نہ رویا جائے اور عَفْو و مغفِرت کے مہینے کی رُخصت پر کیوں نہ افسوس کیا جائے! اِس مہینے کی جُدائی پر کیوں نہ غم کیا جائے جس میں گنہگاروں کو جہنَّم سے آزادی نصیب ہوتی ہے! (اَلرَّوضُ الفائق ص۴۵)

کر رہے ہیں تجھ کو رو رو کر مسلماں الوداع
آہ! اب تو چند گھڑیوں کا فقط مہماں ہے

واسِطہ رَمضان کا یارب! ہمیں تُو بخش دے
نیکیوں کا اپنے پلّے کچھ نہیں ساماں ہے (وسائلِ بخشش ص۷۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماہِ رَمضان کی آخِری رات خوفِ خدا سے وفات (حکایت)

ماہِ رَمَضان عِبادات و ریاضات میں گُزارنے کے بعد آخِری رات وفات پانے والی ایک نیک بندی کی حِکایت مُلاحَظہ فرمائیے اور اِس میں سے اپنے لئے عبرت کے مَدَنی پھول تلاش کیجئے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ابوفَرَج رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مجھے ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں ایک کنیز کی ضَرورت پڑی



جو ہمیں کھانا تیّار کردے، میں نے بازار میں ایک کنیز کو دیکھا، اُس کا چہرہ زَرد (یعنی پیلا)، بدن کمزور اور جِلد (Skin) خُشک تھی۔ میں اُس پر ترس کھاتے ہوئے اُسے خرید کر گھر لے آیا اور کہا: برتن پکڑو اور رَمَضانُ الْمبارَك کی ضَروری اَشیا (یعنی چیزوں) کی خریداری کے لئے میرے ساتھ بازار چلو۔ تو وہ کہنے لگی: اے میرے آقا! میں تو ایسے لوگوں کے پاس تھی جن کا پورا زمانہ ہی گویا رَمَضان ہوا کرتا تھا! (یعنی وہ لوگ رَمَضانُ الْمبارَك کے فرض روزوں کے عِلاوہ نَفْل روزے بھی کثرت سے رکھتے اور دن رات عبادات میں مشغول رہا کرتے تھے)۔ اس کی یہ بات سن کر میں نے اندازہ لگایا کہ یہ ضَرور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نیک بندی ہوگی۔ مَاشَآءَاللہ ماہِ رَمَضانُ المبارَك میں وہ ساری ساری رات عبادت کرتی رہی اور جب آخری رات آئی تو میں نے اس کو کہا: عید کی ضَروری اَشیا خریدنے کے لئے میرے ساتھ بازار چلو۔ تو وہ پوچھنے لگی: اے میرے آقا! عام لوگوں کی ضَروریات خریدیں گے یا خاص لوگوں کی؟ میں نے اس سے کہا: اپنی بات کی وضاحت کرو! تو کہنے لگی: ''عام لوگوں کی ضَروریات تو عید کے مشہور کھانے ہیں، جبکہ خاص لوگوں کی ضَروریات مخلوق سے کَنارا کَش ہونا، عبادت کے لئے فارِغ ہونا، نوافِل کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصِل کرنا اور اُس کی بارگاہ میں عجز وانکساری کا اظہار ہے۔'' یہ سُن کر میں نے کہا: میری مُراد کھانے کی ضَروری اَشیا ہیں۔ اُس نے پھر پوچھا: کون سا کھانا؟ جو جسموں کی غذا ہے وہ یا دِلوں کی؟ تو میں نے کہا: اپنی بات واضح کرو! تو اُس نے مجھے بتایا: ''جسموں کی غذا تو کھانا پینا ہے جبکہ دلوں کی غذا گناہ چھوڑنا اور اپنے عُیُوب دُور کرنا، محبوب کے دیدار سے لُطف اندوز ہونا اور مقصود کے حُصُول (یعنی مُراد پوری ہونے) پر راضی ہونا ہے لیکن یہ چیزیں حاصل کرنے کے لئے خُشُوع، پرہیزگاری، تَرکِ تکبُّر، مالِک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رُجوع اور ظاہِر و باطن میں صِرف اُسی پر بھروسا کرنا ہے۔'' پھر وہ کنیز نَماز کے لئے کھڑی ہوگئی، اُس نے پہلی رَکعت میں پوری سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ پڑھی، پھر سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن شُروع کردی، پھر ایک سُورت خَتم کرکے دوسری سُورت شُروع کرتی رہی یہاں تک کہ سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْم کی آیت نمبر 17 پر پہنچ گئی:

يَتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اُتارنے کی اُمید نہ ہوگی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب۔

پھر وہ روتی ہوئی اِسی آیت کو دُہراتی رہی یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی جب میں نے اُسے ہِلایا جُلایا تو اس کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پَرواز کرچکی تھی۔ (الرّوض الفائق ص ٤١) **اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُس پر رَحمت ہو اور اُس کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

دست بستہ اِلتجا ہے ہم سے راضی ہو کے جا بخشوانا حشر میں ہاں تو مہِ غُفران ہے

اَلسّلام اے ماہِ رَمضاں تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام ہجر میں اب تیرا ہر عاشق ہوا بے جان ہے (وسائلِ بخشش ص ٧٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”اَلْوَداعِ ماہِ رَمضان“ کا شَرعی ثُبُوت کیا ہے؟

”اَلْوَداعِ ماہِ رَمضان“ کے اَشعار پڑھنا سُننا یقیناً بَہُت عُمدہ کام ہے، یہ فرض یا واجِب یا سنّت نہیں بلکہ صِرف مُباح و جائز ہے۔ اور مُباح کام (یعنی ایسا عمل جس پر ثواب ملے نہ گناہ اس) میں اگر اچّھی نیّت شامل کرلی جائے تو وہ مُستحب و کارِ ثواب بن جاتا ہے۔ لہٰذا ”اَلْوَداعِ ماہِ رَمضان“ بھی اچّھے مقصد مَثَلاً گناہوں اور کوتاہیوں پر ندامت اور آیندہ نیکیوں بھرا رَمضان گزارنے کی نیّت سے پڑھنا سُننا کارِ ثواب ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ”خُطبۃُ الْوَداع“ کے مُتعلّق کئے جانے والے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: وہ (یعنی ”اَلْوَداع“ کا خطبہ) اپنی ذات میں مُباح ہے، ہر مُباح نیّتِ حَسَن (یعنی اچّھی نیّت) سے مُستحب ہو جاتا ہے۔ اور عُروض و عَوارِض خلاف (یعنی شَرعی ممنوعات پر مشتمل ہونے) سے مکروہ سے حرام تک (جیسے

مَردوں اور عورتوں کا ایک ساتھ ہونا یا اسے یعنی اَلْوَداع کے خُطبے کو واجِب وضَروری سمجھنا یا عورتوں کا راگ سے اس طرح پڑھنا کہ ان کی آواز مَردوں تک پہنچے یا اَلْوَداع کے اَشعار کا خلافِ شَرْع ہونا)۔ (فتاوٰی رضویہ ج۸ص۴۵۲) بَہرحال **اَلْوَداع ماہِ رَمضان** کے کہنے کا موجودہ انداز نیا ہی سہی مگر شَرعاً اس میں حَرَج نہیں۔ یاد رہے! مُباح کے کرنے یا نہ کرنے پر ملامت نہیں ہوتی۔ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "حلال وہ جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جس سے خاموشی فرمائی وہ مُعاف ہے۔" (تِرمذی ج ۳ ص ۲۸۰ حدیث ۱۷۳۲)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان حدیثِ پاک کے اس حصّے "جس سے خاموشی فرمائی وہ مُعاف ہے۔" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جن چیزوں کو نہ قراٰنِ کریم نے حلال یا حرام کہا نہ حدیثِ پاک نے یعنی ان کا ذِکر ہی کہیں نہیں وہ حلال ہیں۔ یہاں "مِرقات[1]" اور "اَشِعَّۃُ اللَّمعات[2]" اور "لَمعات[3]" نے فرمایا کہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اَصْل، اَشیا میں اِباحت ہے یعنی جس سے قراٰن وحدیث میں خاموشی ہو وہ حلال ہے۔ آم، مالٹا یوں ہی پُلاؤ زَردہ، فرنی، یوں ہی لٹھا ململ۔ یوں ہی میلاد شریف وفاتحہ کی شیرِینی سب حلال ہیں، کیوں؟ اس لیے کہ انہیں قراٰن وحدیث نے حرام نہیں کیا، یہ اسلام کا کُلّی (یعنی اکثری) قانون ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶ص۴۳)

اَصْل اَشیا میں اِباحت ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کے والِدِ ماجِد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرت مولانا نَقی علی خان علیہ رحمۃ الحنّان لکھتے ہیں: اَصْل اَشیا میں اِباحت ہے یعنی جس عمل کے فِعل وتَرک (یعنی کرنے اور چھوڑنے) میں شَرعاً کچھ حَرَج نہ پایا جائے وہ شَرعاً مُباح وجائز ہے۔ (اُصُولُ الرَّشاد ص۹۹ مُلَخَّصاً) (اس قاعدے وضابطے: "اَصْل اَشیا میں اِباحت ہے" کی تفصیلات "اُصُولُ الرَّشاد" صَفحہ 99 تا 116 پر مُلاحَظہ فرمائیے)

---

[1]: مِرقاۃ المفاتیح ج۸ص۵۷ تحت الحدیث ۴۲۲۸۔ [2]: اشعۃ اللمعات ج۳ص۵۴۰۔ [3]: لمعات التنقیح ج۷ص۲۷۱ تحت الحدیث ۴۲۲۸۔



دین میں نئے اچھے طریقے نکالنے کی حدیث میں اجازت ہے

’’اَلْوَداعِ ماہِ رَمضان‘‘ کے اَشعار پڑھنے سننے سے لوگوں کے دلوں پر چوٹ لگتی، رَمضانُ المبارَک کی اَہَمِّیَّت قُلُوب میں اُجاگر ہوتی، اپنی کوتاہیاں یاد آتیں اور گناہوں سے توبہ کرنے کا ذِہن ملتا ہے لہٰذا یہ ایک عُمدہ انداز ہے۔ بے شک قِیامت تک کیلئے دین میں اچھے اچھے طریقے ایجاد کرتے رہنے کی خود حدیثِ پاک میں اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے چُنانچِہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو کوئی اسلام میں اچّھا طریقہ جاری کرے اس کے بعد اُس طریقے پر عمل کیا گیا تو اس طریقے پر عمل کرنے والوں جیسا ثواب اس (جاری کرنے والے) کو بھی ملے گا اور اُن (عمل کرنے والوں) کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص اِسلام میں بُرا طریقہ جاری کرے اس کے بعد اُس طریقے پر عمل کیا گیا تو اس طریقے پر عمل کرنے والوں جیسا گناہ اس (جاری کرنے والے) کو بھی ملے گا اور اُن (عمل کرنے والوں) کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (مُسلم ص۱۴۳۸، حدیث۱۰۱۷)

عاشِقانِ ماہِ رَمضاں رو رہے ہیں پھوٹ کر　　دل بڑا بے چین ہے اَفسردہ روح و جان ہے

داستانِ غم سنائیں کس کو جا کر آہ! ہم　　یا رسولَ اللہ! دیکھو چل دیا رَمضان ہے (وسائلِ بخشش ص۷۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

’’اَلْوَداع‘‘ سننے سے توبہ و نیکی کا جذبہ ملتا ہے

خلیفۂ امام احمد رضا خان، مُفَسِّرِ قراٰن، صاحِبِ تفسیر خزائنُ العِرفان صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا مفتی سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃُ اللہِ الہادی سے بھی ’’اَلْوداعِ ماہِ رَمضان‘‘ پڑھنے کے متعلِّق سوال ہوا جس کا جواب آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اتنا خوب صورت دیا کہ اس کا ایک ایک لفظ اُمّت کی خیر خواہی، نیکی کی دعوت کے جذبے، مسلمانوں کی اِصلاح و فلاح کا دَرد اور اَحکامِ اسلامیہ کی حِکمتوں پر مشتمل ہے اُس سوال جواب کے بعض اِقْتِباسات مع خلاصہ مُلاحظہ فرمائیے: سُوال: رَمضانُ المبارَک کے اَخیر جُمُعہ کو خُطبَۃُ الْوَداع پڑھا جاتا ہے جس میں رَمضانُ المبارَک

کے فضائل وبَرَکات کا بیان ہوتا ہے اور اس ماہِ مُبارَک کے رُخصت ہونے اور ایسے بابرکت مہینے میں حَسَنات وخیرات (یعنی نیکیوں اور بھلائیوں) کے ذخیرے جَمْع نہ کرنے پر حسرت وافسوس اور آیندہ کے لئے لوگوں کو عملِ خیر کی ترغیب اور باقی ایّامِ رَمَضان میں کثرتِ عبادت کا شوق دلایا جاتا ہے، مسلمان اس خُطْبے کو سن کر خوب روتے اور گناہوں سے توبہ واستِغفار کرتے اور آیندہ کے لئے نیکی کا عَزْم کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا کام جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ بعض لوگ **اَلْوداع** پڑھنے سے مَنْع کرتے ہیں۔

جواب: صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رَحْمۃُ اللہِ الہادِی نے اس خُطبے سے مَنْع کرنے والوں کے اِعتِراضات کا جواب دیا چُنانچہ آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ: اِن مَنْع کرنے والوں کے پاس مُمانَعت کی کوئی شَرعی دلیل موجود نہیں ہے اور نہ وہ کوئی ایک حدیث یا ایک فقہی عبارت اس کے عَدَمِ جواز (یعنی ناجائز ہونے) میں پیش کرسکتے ہیں۔ مگر ایسے لوگوں کا طریقہ ہی یہ ہے کہ وہ اپنی ذاتی رائے اور خیال کو دین میں داخل کردیتے ہیں اور اپنے خیال سے جس چیز کو چاہتے ہیں ناجائز کرڈالتے ہیں! آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں: **خُطبۃُ الْوَداع** آخر کس طرح ناجائز ہوگیا؟ خُطبے میں جو چیزیں شَرعاً مطلوب ہیں (یعنی شریعت جو چیزیں چاہتی ہے) ان میں سے کونسی ان میں نہیں پائی جاتی؟ یا کون سا امرِ ممنوع (یعنی ایسا کام جسے اسلام نے مَنْع فرمایا ہو وہ) اس میں داخل ہے؟ تذکیر (یعنی کوئی ایسی بات جس سے مسلمانوں کو نصیحت ہو) خُطْبے کی سنّتوں میں سے ایک سنّت ہے۔ رَمضانُ الْمبارَک کے گزرے ہوئے اَیّام (یعنی دنوں) میں عملِ خیر (یعنی نیکیاں رہ جانے) پر حسرت وافسوس اور بابَرَکت ایّام کو غفلت میں گزارنے پر قَلَق وندامت (یعنی پچھتاوا) اور (اس مبارک) مہینے کی رُخصتی کے وقت اپنی گزشتہ کوتاہیوں (یعنی گزری ہوئی سُستیوں) کو مدِّنظر لاکر آیندہ کے لیے تَیَقُّظ (یعنی ہوشیاری) وبیداری اور مسلمانوں کو عملِ خیر کی تحریص وتشویق کا (یعنی نیکیوں پر ابھارنے کا) یہ بہترین طریقۂ تذکیر (یعنی نصیحت کا بہت اچھا انداز) ہے اور اِس (اندازِ "اَلْوداعِ ماہِ رمضان") میں نہایت نافع وسُودمند نصیحت وپند

(یعنی اِنتہائی مُفید وَعْظ و نصیحت) ہے، اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ روتے روتے لوگوں کی ہچکیاں بندھ جاتی ہیں اور انہیں سچّی توبہ نصیب ہوتی ہے، بارگاہِ الٰہی میں اِستِغْفار کرتے ہیں، آیندہ کے لیے عملِ نیک کا مُصَمَّم (یعنی پکّا) ارادہ کر لیتے ہیں۔ اِس تذکیر (یعنی وَعْظ و نصیحت) کو فُقَہا نے سنّت فرمایا ہے۔ فتاوٰی عالمگیری میں ہے: (عَاشِرُهَا) اَلْعِظَةُ وَ التَّذْكِيرُ۔ یعنی ''خُطبے کی دسویں سنّت پند و نصیحت (یعنی نیکی کی دعوت) ہے۔'' (فتاوٰی صدرالافاضل ص٤٦٦ تا٤٨٢)

صدرُ الافاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتوے سے حاصل ہونے والے 9 مَدَنی پھول

❁ رَمَضانُ الْمُبارَك کے آخری دِنوں میں اَلْوَداع پڑھنے سننے سے نیکیاں رہ جانے پر غم و افسوس ہوتا ہے جو کہ نہایت محمود یعنی پسندیدہ کام ہے اور ❁ ''اَلْوَداع'' رَمَضان شریف کے مُبارک دِنوں کو غفلت میں گزارنے پر پچھتاوے کی ایک صورت ہے ❁ اِس سے گزری ہوئی سُستیوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے آیندہ کے لئے عملِ خیر یعنی نیکیاں کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور ❁ یہ اَلْوَداع مسلمانوں کے دل میں نیکیوں کی حرص اور لالچ پیدا کرنے کا ایک بہترین طریقہ ہے ❁ اس انداز سے اَلْوَداع میں انتہائی مُفید نصیحت ملتی ہے ❁ اَلْوَداع سے سچّی توبہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے (دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں تو اس کا باقاعدہ مُشاہَدہ ہے بلکہ خود شرکت کر کے اِن بَرَکات کا نظارہ کر سکتے ہیں) اور بارگاہِ خداوندی میں رونا نصیب ہوتا ہے ❁ اَلْوَداع سے لوگ بارگاہِ الٰہی میں اِستِغفار کرتے ہیں ❁ اَلْوَداع کی بَرَکت سے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد آیندہ نیکیاں کرنے کا پکّا ارادہ کر لیتی ہے (اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بہت سے خوش نصیبوں کو اِس نیّت پر اِستِقامت بھی مل جاتی ہے) ❁ خُطبۂ جُمُعہ میں تذکیر یعنی وَعْظ و نصیحت کرنا سنّت ہے اور خُطبے میں اَلْوَداع پڑھنا اسی سنّت پر عمل کی ایک صورت ہے (یعنی موجودہ ہیئت اگرچہ سنّت نہیں لیکن اس کی اَصل ثابت ہے جو کہ تذکیر ہے اور تذکیر (یعنی وَعْظ و نصیحت) سنّت ہے)۔



یاد رہے! صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہَادِی کا فتوٰی خُطْبۂ جُمعہ میں اَلْوداع پڑھنے کے متعلِّق ہے لیکن اَلْوداع پڑھنے سننے کے جو فوائد و بَرَکات بیان ہوئے ہیں وہ اس خُطبے کے علاوہ آخِری جُمُعے کی نَماز کے بعد صلوٰۃ و سلام کے وَقْت اور یونہی رَمَضان شریف کے آخِری دِنوں میں بعد نَمازِ عصر یا کسی دوسرے وَقْت پڑھنے سننے سے بھی حاصِل ہوتے ہیں۔

خُطَبِ عِلْمی میں اَلْوداعی اَشعار

کسی دور میں ہند کے اندر خوب پڑھی جانے والی خُطبوں کی کتاب ''خُطَبِ عِلْمی'' میں نہایت حسرت کے ساتھ ماہِ رَمضانُ الْمبارک کو اَلْوداع کہا گیا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے ''خُطَبِ عِلْمی'' کے مُصنِّف کا تعارُف ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے: ''مولانا محمد حَسَن عِلْمی بریلوی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سُنّی صَحیحُ الْعقیدہ اور واعظ و ناصح (یعنی وَعظ و نصیحت کرنے والے) اور حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مَدّاح (یعنی تعریف بیان کرنے والے) اور میرے جدِّ امجد قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیز (یعنی دادا جان حضرت مولانا رضا علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان) کے شاگرد تھے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۸ ص۴۴۷)

حضرت مولانا محمد حَسَن عِلْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی اپنے خُطبوں کے مجموعے ''خُطَبِ عِلْمی'' میں ''جُمُعۃُ الْوداع'' کے خُطبے میں رَمضانُ الْمبارَك کو ''اَلْوداع'' کہتے ہوئے لکھتے ہیں: اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ یَا شَهْرَ رَمَضَانَ۔ فَتَحَسَّرُوْا عَلٰی اِتْمَامِهٖ وَتَأَسَّفُوْا عَلٰی اِخْتِتَامِهٖ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ یَا شَهْرَ رَمَضَانَ۔ (یعنی: اَلْوداع اَلْوداع اے ماہِ رَمضان! (اے لوگو!) اس مہینے کے خَتْم ہونے پر حسرت و افسوس کرو! اَلْوداع اَلْوداع اے ماہِ رَمَضان!) اُنہوں نے اپنی اسی کتاب کے اندر اُردو میں بھی اَلْوداعی کلام شامل فرمایا ہے، اس کلام میں سے 12 اَشعار پیش کئے جاتے ہیں، آپ بھی پڑھئے اور ہو سکے تو غمِ رَمضان میں آنسو بہائیے:



افسوس تو رُخصت ہوا ماہِ مُبارک اَلْوَداع

افسوس تُو رُخصت ہوا، ماہِ مبارک اَلْوَداع
رو رو کے دل نے یوں کہا: ماہِ مبارک اَلْوَداع

مدّت سے تھے ہم مُنتظِر، شکرِ خُدا آیا تُو پھر
پَر حَیف جلدی چل دیا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

دوزخ کے اندر بِالیقیں، تھا قید شیطانِ لعین
مؤمن عذابوں سے بچا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

پڑھتا تھا سُنّت کوئی جب، یا کوئی پڑھتا مُستحب
پاتا ثواب اِک اَجر کا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

جو فرض ادا تجھ میں کرے، اَجر اُس کو ستّر کا ملے
تھا یُمن و رَحمت سے بھرا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

عاصیِ روزہ دار پر، پہنچے گی جب نارِ سَقر
بن کر سِپَر لے گا بچا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

اب کوچ ہے پیشِ نظر، آنکھوں میں اَشک آتے ہیں بھر
کرتا ہے دل آہ و بُکا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

تُو ماہ، اِستِغفار کا، اور طاعتِ غفّار کا
کچھ بھی نہ ہم سے ہوسکا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

گر زِیست ہے پھر پائیں گے، ورنہ بہت پچھتائیں گے
تُو اب ہے رخصت ہو چلا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

رُخصت سے ہے دل پُر اَلم، فُرقت سے جاں پر سخت غم
شِدّت سے ہے رنج و عَنا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

تعریف کیا کوئی کرے، خالی نہیں ہے فضل سے
روز اور شب صبح و مَسا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

عِلْمیؔ نہ کی کچھ بندگی، اَزبس کہ ہے شرمندگی
واحسرتا واحسرتا، ماہِ مبارک اَلْوَداع

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

الفاظ و معانی: **حَیف**: افسوس۔ **یُمن**: برکت۔ **نارِ سَقر**: دوزخ کی آگ۔ **سِپَر**: ڈھال۔ **آہ و بُکا**: رونا دھونا۔ **زِیست**: زندگی۔ **پُر اَلم**: غمگین۔ **فُرقت**: جُدائی۔ **عَنا**: غم۔ **مَسا**: شام۔ **اَزبس**: نتیجہ۔

خُطبے کا ایک اہم مسئلہ!

"بہارِ شریعت" میں ہے: غیر عَرَبی میں خُطبہ پڑھنا یا عَرَبی کے ساتھ دوسری زبان خُطبے میں خلط کرنا (یعنی ملانا) خِلافِ سُنّتِ مُتوارِثہ (یعنی ہمیشہ



سے چلی آنے والی سنّت کے خِلاف) ہے۔ یوہیں خُطْبے میں اَشعار پڑھنا بھی نہ چاہیے اگرچہ عَرَبی ہی کے ہوں، ہاں دو ایک شِعْر پند و نصائح کے اگر کبھی پڑھ لے تو حَرَج نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۷۶۹) لہٰذا اردو میں اَلْوَداع یا کوئی سا بھی کلام پڑھنا ہو تو خُطْبے سے پہلے یا نَماز کے بعد پڑھا جائے۔

"اَلْوَداعِ ماہِ رَمضان" کی مَدَنی بہار

بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے عام لڑکوں کی طرح زندگی گزار رہے تھے، نَمازوں کی پابندی کا ذِہن نہیں تھا، نہ اسلامی حُلیے کی کوئی ترکیب تھی۔ غفلتوں میں زندگی کے قیمتی لمحات ضائع ہو رہے تھے۔ 1999ء میں اُنہوں نے میٹرک کا امتحان دیا، اِس کے بعد اسکول کی چھٹیاں ہو گئیں، اُنہی دِنوں "شبِ براءت" کی تشریف آوری ہوئی اور اُن کے اپنے عَلاقے "ڈالمیا" کے قریب "کنزُ الْاِیمان مسجِد" کا اِفتتاح ہوا، وہاں نَمازِ مغرِب کے فَرض و سنّت کے بعد شَعبانُ الْمُعَظَّم کے چھ نوافل بھی پڑھائے گئے، پھر ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک میں اِسی زیرِ تعمیر مسجِد میں اُنہیں "دعوتِ اسلامی" کی طرف سے کئے جانے والے اجتِماعی اِعتِکاف میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اِعْتِکاف کرنے کی سعادت بھی ملی، اِس اِعتِکاف کی بَرَکت سے بہت سا عِلْمِ دین سیکھنے کا موقع ملا اور آخِری دن رُخصتِ ماہِ رَمضان کے موقع پر "اَلْوَداع" پڑھی گئی تو عاشِقانِ رسول پر رِقّت طاری تھی، اُن پر بھی رِقّت طاری ہوئی اور وہ کافی دیر تک روتے رہے، یہاں تک کہ اِسلامی بھائیوں نے اُنہیں کھانے کے لئے بٹھایا مگر اُن کی ہچکیاں جاری ہی تھیں۔ پھر اُنہیں عمامہ شریف سجانے کا شَرَف ملا۔ وہ دن ہے اور آج کا دن (تادمِ تحریر) وہ **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہیں، کئی مَدَنی قافلوں میں سفر اور مدینۃُ الْاَولیاملتان شریف کے تین دن کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی ملی، تادمِ تحریر 4 رجبُ الْمُرَجَّب 1438ھ چار سال سے مسجِد کے اندر منصبِ اِمامت پر بھی فائز ہیں۔ جامعۃُ الْمدینہ فیضانِ محمدی گلشنِ معمار (کراچی) میں عَصْری عُلُوم یعنی رِیاضی اور انگلش کی تدریس بھی فرما رہے ہیں۔ اور (یہ الفاظ لکھتے وَقْت) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہیں تین بار عالَمی مَدَنی مرکز "فیضانِ مدینہ" میں **اِجتماعی اِعْتِکاف** کی سعادت بھی نصیب ہو چکی ہے۔ نیز تادمِ تحریر شعبۂ تعلیم (دعوتِ اسلامی) کی ڈویژن سطح کی ذِمّے داری بھی حاصِل ہے۔



(مُرَمَّم)

فیضانِ رمضان

فضائلِ رمضان شریف 21

احکامِ روزہ 71

فیضانِ تراویح 159

فیضانِ لیلۃُ القدر 181

اَلوداع ماہِ رمضان 207

فیضانِ اعتکاف 227

فیضانِ عیدُ الفطر 295

نفل روزوں کے فضائل 325

روزہ داروں کی 12 حکایات 385

معتکفین کی 40 مدنی بہاریں 409

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ